بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ سُنّی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد و ان سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصدِ اساسیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں اون کا روشن بیان سُنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستہ دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳ ھ ۵۸

از رشحاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنّت ـ سرکار کلاں ـ مارہرۂ مطہرہ ـ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر و سعی جمیل

محبِ سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب ٹماٹے والے دوکان ۵۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

مطبع سلطانی واقع پیر و لین ۹۵ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر

باذنہٖ تعالیٰ نافع خلائق ہوا

پرنٹر سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع پیر دلین ۹۵ بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب ٹماٹے والے کیلئے چھاپا

تو خود تختِ سلطنت اور تاجِ شاہی کو مسلمان کی ضرورت ہوگی۔ ناظرینِ کرام! آپ کو ہر ایک سیاسی انجمن اور خود مسلم لیگ اپنے ممبروں کی کثرت کا فریب دیگی۔ لیکن مسلمانو یاد رکھو کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار قرار نہیں پاسکتی۔ بلکہ اسلام کے بُنیادی اصول پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات گمراہی اور حق فراموشی کے ایسے دَور آتے ہیں کہ نوعِ انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہوجاتی ہے۔ اور ایسے ہی دَور سے ہماری یہ سیاسی انجمنیں گزر رہی ہیں۔ خود قرآن کریم شاہد کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ یعنی اے سُننے والے زمین پر اکثر وہ ہیں کہ اگر تو اُن کے کہے پر چلے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوگیا کہ کسی معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ معاملے کی نوعیت اگر صدق و حقانیت پر مبنی ہے تو اُس کا ساتھ دیا جائے گا ورنہ ہرگز نہیں۔ اور اس لیے ہمیں چاہیے کہ گمراہوں کی کثرت پر ہم نظر نہ کریں بلکہ حق اور بصیرت کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے لیے ہم قرآن کریم کی روشنی اور رہنمائی حاصل کریں کہ وہ نقص و عیب اور جھوٹ سے پاک ہے۔ اگر دنیا کی مخلوق ایک راستے پر چلنا چاہے اور قرآنِ کریم دوسرے راستے کی رہنمائی فرمائے تو یقیناً یقیناً مخلوق غلطی پر ہوگی لیکن ارشادِ قرآنی ہرگز ہرگز غلط نہیں ہوسکتا۔ کامیابی اُسی کو حاصل ہوگی جو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اور صحیح معنی میں مسلمان ہوگا۔ اس لیے میرے بھائیو! تمام ناظرین کتاب ہٰذا سے میری اپیل ہے کہ وہ سچے پکے مسلمان بنجائیں اور احکامِ شرعیہ کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی۔ اگر کسی سیاسی انجمن یا کسی جماعت میں کوئی شرعی خرابی دیکھو تو اُسکی اصلاح کرو۔ اور اگر اصلاح نہ کرسکو یا وہ جماعت اصلاح قبول نہ کرے تو اُس سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ جب تک تم سرکارِ دو عالم سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالو گے تمہاری گردن سے زنجیرِ غلامیِ کفار ہرگز دور نہ ہوگی۔ اور اگر مسلم لیگ بھی فوز و فلاح اور کامیابی چاہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ دامن پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تھامے اور حبل اللہ المتین مضبوطی کے ساتھ پکڑے۔ لیڈرانِ قوم پہلے خود سچے کامل مسلمان بنیں

اور تمام مسلمانوں میں اتباعِ شریعتِ اسلامیہ کی سچی اسلامی رُوح پھُونکیں پھر کامیابی قدم چومے گی۔ تخت و تاج ٹھوکر میں ہو گا۔ اور پھر دُنیا کی کوئی طاقت تم کو مغلوب نہیں کر سکیگی۔ اور کسی اکثریت کا کوئی خوف تم پر غالب نہ ہو گا۔ بس ترقی کا آزادی کا کامیابی کا صرف یہی ایک راستا ہے۔ اور اس ترقی کو زوال نہ ہو گا۔ مسلمان اس لیے نہیں پیدا ہوا کہ کفار کی اکثریت سے مرعوب ہو۔ مسلمان کا پیارا رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی تھوڑی جماعتیں بڑی بڑی پارٹیوں پر اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس مسلمان تو اپنے رب جل جلالہٗ پر بھروسا رکھتا ہے اور طاغوتی اکثریت کو خیال میں بھی نہیں لاتا ہے۔ اگر اکثریت کو اقلیت پر مطلقاً غلبہ حاصل ہونا ضروری ہوتا تو قرآن عظیم کبھی مجاہدین و لشکریانِ اسلام پر میدانِ جہاد میں اُن سے دوگنے کافروں کے سامنے سے بھاگنے کو حرام و گناہِ کبیرہ قرار نہ دیتا۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور دیکھ لیا کہ ابھی تم میں کسی قدر کمزوری ہے تو اگر تم میں سے صبر کرنے والے ایک سو ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہونگے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے کہ عہدِ رسالت سے لیکر شاہانِ اسلام کے زمانے تک ہمیشہ غازیانِ اسلام نے اسی فرمانِ قرآن پاک پر عمل کیا ہے ہر میدان میں باذنہٖ تعالیٰ اہل حق کی اقلیت اہل باطل کی اکثریت پر غالب رہی۔ تو مسلمان یقین کامل رکھتا ہے کہ فتح و نصرت و غلبہ کا مدار ہرگز اکثریت پر نہیں بلکہ جس چھوٹی سی چھوٹی اقلیت کے ساتھ نصرت خداوندی ہوگی وہ بڑی سے بڑی اکثریت پر غالب ہی رہیگی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو ترقی کامیابی آزادی حاصل کرنا ہے تو شریعت مطہرہ کے اتباع کو اپنا دستور العمل و نصب العین بنائیں باطل کی اکثریت کو خیال میں بھی نہ لائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھروسا کریں اور ترقی و آزادی حاصل کرنے کے راستے میں جو قدم اُٹھائیں وہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو پھر رب کریم جل جلالہٗ کا وعدہ صادق ہے کہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی ہمارے ذمۂ کرم پر یہ ثابت ہے کہ ایمان والوں کی مدد فرمائیں